حصہ I

واقعات اور طریقہ کار
(Events and Processes)

پہلے حصے میں آپ فرانسیسی انقلاب، روسی انقلاب اور نازی ازم کے عروج کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ جدید دنیا کی تشکیل میں یہ تمام واقعات کئی طرح سے اہم تھے۔

پہلا باب فرانسیسی انقلاب کے بارے میں ہے۔ آج ہم حریت، آزادی اور مساوات جیسے نظریات کو دھیان میں رکھتے ہیں لیکن ہم کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ان خیالات کی بھی ایک تاریخ ہے۔ فرانسیسی انقلاب کا مطالعہ کر کے آپ تاریخ کا ایک مختصر سا حصہ پڑھیں گے۔ فرانسیسی انقلاب نے فرانس میں شہنشاہیت کے اختتام کا راستہ کھولا۔ ایک ایسے سماج نے جو مراعات پر قائم تھا، حکومت کے ایک نئے نظام کے لئے راستہ کھول دیا۔ انقلاب کے دوران حقوق اور آدمی کے اعلان نامے نے ایک نئے زمانے کی آمد کی خبر دی۔ یہ نظریہ کہ تمام افراد کے حقوق ہوتے ہیں اور وہ مساوات کا مطالبہ کر سکتے ہیں، سیاست کی نئی زبان کا ایک حصہ بن گیا۔ مساوات اور آزادی کے یہ رجحانات، نئے دور کا مرکزی خیال بن کر ابھرے۔ لیکن مختلف ممالک میں ان کی ترجمانی مختلف طرح سے ہوئی اور مختلف طریقوں سے ان پر دوبارہ غور کیا گیا۔ ہندوستان، چین، افریقہ اور جنوبی امریکہ میں نوآبادیاتی مخالف تحریکات نے ایسے خیالات کو جنم دیا جو بالکل نئے اور ابتدائی نوعیت کے تھے۔ لیکن یہ ایسے خیالات تھے جن کا رواج صرف اٹھارہویں صدی کے آخری حصے سے ہی شروع ہوا۔

دوسرے باب میں آپ یوروپ میں اشتراکیت کی آمد اور ان ڈرامائی واقعات کے بارے میں مطالعہ کریں گے جنھوں نے حکمران بادشاہ زار نکولس دوم کو اپنا اقتدار چھوڑنے پر مجبور کیا۔ روسی انقلاب نے کئی طرح سے سماج کو بدلنے کی کوشش کی۔ اس نے معاشی مساوات اور مزدوروں اور کسانوں کی فلاح کا سوال کھڑا کر دیا۔ یہ باب آپ کو نئی سوویت حکومت کی شروع کی گئی تبدیلیوں، اس کو درپیش مسائل اور اس کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات سے متعارف کرائے گا۔ ایک طرف تو سوویت روس نے زراعت کی صنعت کاری اور مشین کاری کی جانب قدم بڑھائے، تو دوسری طرف اس نے اپنے شہریوں کو ان حقوق سے محروم رکھا جو جمہوری سماج کے چلانے میں ضروری ہیں۔ تاہم اشتراکیت کے یہ نصب العین ممالک میں نوآبادیاتی مخالف تحریکات کے ایک حصہ بن گئے۔ آج سوویت یونین ٹوٹ چکا ہے اور اشتراکیت پر بحرانی کیفیت طاری ہے، لیکن پوری بیسویں صدی کے دوران عصری دنیا کی تشکیل میں یہ ایک مضبوط طاقت رہا ہے۔

تیسرا باب آپ کو جرمنی لے جائے گا۔ یہ ہٹلر کے عروج اور نازی ازم کی سیاست پر بحث کرے گا۔ آپ نازی جرمنی میں بچوں اور عورتوں کے بارے میں اور اسکولوں اور اجتماعی کیمپوں کے بارے میں پڑھیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح نازی ازم نے مختلف اقلیتوں کو زندہ رہنے کے

حق سے محروم رکھا، یہودیوں پر جبر وستم کرنے کے لیے یہودی مخالف احساسات کی طویل روایات کو کس طرح زندہ رکھا اور اس نے کس طرح جمہوریت اور اشتراکیت کے خلاف بے دردی سے اپنی جنگ جاری رکھی۔ لیکن نازی ازم کے عروج کی کہانی، صرف چند مخصوص واقعات کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ قتل عام اور غارت گری کی داستان ہے۔ یہ ایک ایسے واضح اور خوفناک نظام کے بارے میں ہے جو مختلف سطحات پر کام کر رہا تھا۔ ہندوستان کے اندر چند لوگ ایسے بھی تھے جو ہٹلر کے خیالات سے متاثر تھے لیکن زیادہ تر لوگوں نے نازی ازم کے عروج کو خوف وہراس کی نظر سے دیکھا تھا۔

جدید دنیا کی تاریخ صرف آزادی اور جمہوریت کو ظاہر کرنے کی کہانی نہیں ہے۔ یہ تشدد اور ظلم وستم، موت اور تباہی کی بھی داستان ہے۔

4917CH01

فرانسیسی انقلاب
(The French Revolution)

14 جولائی 1789 کی صبح کو پیرس پر ایک خوف کا عالم طاری تھا۔ بادشاہ نے فوجی دستوں کو شہر میں داخل ہونے کا حکم دے دیا تھا۔ افواہیں گرم تھیں کہ وہ جلد ہی شہریوں پر گولی چلانے کا حکم بھی دے سکتا ہے۔ تقریباً 7,000 مرد اور عورت ٹاؤن ہال کے سامنے آ کر جمع ہو گئے تھے جنھوں نے ایک عوامی فوج بنانے کا فیصلہ کیا۔ وہ ہتھیاروں کی تلاش میں متعدد سرکاری عمارتوں میں گھس گئے۔

آخر کار سینکڑوں لوگوں کا ایک گروہ شہر کے مشرقی حصہ کی جانب بڑھا اور قلعہ بند قید خانہ باستیل (Bastille) پر دھاوا بولا اس امید میں کہ وہاں ہتھیاروں کا ایک بڑا ذخیرہ ہاتھ لگ جائے گا۔ اس کے بعد مسلح لڑائی کے نتیجہ میں باستیل (Bastille) کا کمانڈر مارا گیا، قیدی آزاد کرا لیے گئے۔ اگر چہ وہاں صرف سات ہی قیدی تھے۔ مگر عام طور پر لوگ اس سے نفرت صرف اس وجہ سے کرتے تھے کہ یہ مطلق العنانیت کی علامت بن گیا تھا۔ یہ قلعہ بند قید خانہ مسمار کر دیا گیا اور اس کے پتھر کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں فروخت کیا گیا جو اس کی تباہی کی یادگار کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔

آنے والے دنوں میں پیرس اور دیہی علاقوں میں مزید فسادات بھڑک اٹھے۔ زیادہ تر لوگ پاؤ روٹی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ بعد میں اس دور پر نظر ثانی کرتے ہوئے مورخین نے اسے واقعات کے اس لمبے سلسلے کی ابتدائی کڑیوں کی شکل میں دیکھا جن کا انجام یہ ہوا کہ فرانس کے بادشاہ کو موت کی سزا دی گئی۔ حالانکہ اس وقت زیادہ تر لوگوں کو ایسے نتیجے کی اُمید نہیں تھی۔ ایسا کیوں اور کیسے ہوا؟

شکل 1: باستیل کی مسماری۔ باستیل کو مسمار کرنے کے بعد مصوروں نے اس واقعہ کی یاد میں تصاویر بنائیں۔

1 اٹھارہویں صدی کے اواخر میں فرانسیسی سماج

سن 1774 میں بوربوں (Bourbon) خاندان کا بادشاہ لوئی سولہواں (Louis XVI) فرانس کے تخت پر بیٹھا۔ اس کی عمر بیس سال تھی اور اس کی شادی آسٹریائی شہزادی میری اینٹونیٹ (Marie-Antoinette) سے ہوئی تھی۔ اپنی تخت نشینی کے وقت نئے بادشاہ نے خزانہ خالی پایا۔ طویل مدت تک جنگ کی وجہ سے فرانس کے معاشی وسائل بری طرح متاثر ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ ورسائے (Versailles) کے وسیع محل کے شاہی دربار کی شان وشوکت کو بنائے رکھنے کا بوجھ الگ سے تھا۔ لوئی سولہویں کے دورِ حکومت میں فرانس نے تیرہ امریکی کالونیوں کو مشترک دشمن برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے میں مدد کی تھی۔ اس جنگ کی وجہ سے فرانس پر ایک بلین لیورے (livres) سے بھی زیادہ بوجھ اس قرض پر بڑھ گیا جو پہلے ہی سے 2 بلین لیورے (Livres) سے بھی زیادہ تھا۔ جن ساہوکاروں نے ریاست کو یہ قرض دیا تھا، وہ 10 فیصد سود کی مانگ کرنے لگے تھے۔ اس لیے فرانسیسی حکومت صرف سود کی ادائیگی پر ہی اپنے بجٹ کا ایک بڑا حصہ خرچ کرنے پر مجبور ہوگئی تھی۔ ریاستی اخراجات کو پورا کرنے میں مثلاً فوج اور عدالتوں کو برقرار رکھنے، سرکاری دفتروں اور یونیورسٹیوں کو چلانے کے لیے ریاست اب ٹیکس بڑھانے پر مجبور ہوگئی۔ اس کے باوجود یہ اقدام ناکافی رہے۔ اٹھارہویں صدی میں فرانسیسی سماج تین اسٹیٹوں (estates) میں بٹا ہوا تھا اور ان میں صرف تیسرے اسٹیٹ کے (عوام الناس) افراد ہی ٹیکس ادا کرتے تھے۔

طبقاتی سماج جاگیردارانہ نظام کا ایک حصہ تھا جس کی جڑیں عہد وسطی تک جاتی تھیں۔ اسٹیٹ قدیم نظام (Old Regime) سے مراد عام طور پر سن 1789 سے پہلے کے فرانسیسی سماج اور اداروں سے ہے

شکل 2: سے پتہ چلتا ہے کہ فرانسیسی سماج میں اسٹیٹ (estates) کی تنظیم کس نوعیت کی تھی۔ آبادی کا تقریباً 90 فیصد حصہ کسانوں پر مشتمل تھا تاہم ان میں ایک چھوٹی سی تعداد کے پاس زمین تھی جس پر وہ کاشت کیا کرتے تھے۔ تقریباً 60 فیصد زمین پر امراء، چرچ اور تیسرے اسٹیٹ کے دوسرے مالدار لوگ قابض تھے۔ پہلے دو اسٹیٹ کے ممبران، یعنی امراء اور پادری کو مخصوص مراعات پیدائش ہی سے حاصل تھیں۔ سب سے اہم مراعات یہ تھی کہ یہ دونوں طبقے ریاست کو ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھے۔ مزید یہ کہ امراء کو جاگیردارانہ مراعات بھی حاصل تھیں۔ ان مراعات میں وہ کاشتکاروں سے جاگیر ٹیکس بھی وصول کرتے تھے۔ زمیندار کی خدمت کرنا کاشتکاروں کی ذمہ داری تھی۔ مثلاً ان کے گھروں اور کھیتوں پر کام کرنا پڑتا تھا۔ فوجی خدمات انجام دینی پڑتی تھیں، یا سڑکوں کی تعمیر میں حصہ لینا پڑتا تھا۔

چرچ بھی کاشتکاروں سے اپنا حصہ جبراً وصول کرتا تھا جو کہ عشر (Tithes) کہلاتا تھا۔ اور آخر میں تیسرے اسٹیٹ کے تمام ممبران کو ریاستی ٹیکس بھی ادا کرنا پڑتا تھا جن میں وہ براہ راست ٹیکس بھی شامل

شکل 2. طبقاتی کشمکش تیسرے طبقے میں دیکھیے کہ اس میں کچھ مالدار تھے اور کچھ غریب لوگ

نئے الفاظ

لیورے (Livre)۔ فرانس میں رائج کرنسی کی ایک اکائی جس کا 1794 میں اختتام ہو گیا۔

پادری (Clergy)۔ گرجا کے اندر مخصوص ذمہ داریوں کے ساتھ لوگوں کا ایک گروپ۔

عشر (Tithes)۔ زراعتی پیداوار کا وہ دسواں حصہ جو چرچ (گرجا) نے عائد کیا تھا۔

ٹیلے (Taille) ریاست کو براہ راست ادا کیا جانے والا ٹیکس۔

بے چارہ غریب اناج، پھل، پیسہ، سلاد سب کچھ لاتا ہے موٹو زمیندار سب کچھ قبول کرنے کو تیار بیٹھا ہے لیکن اس کو وہ ایک نظر دیکھتا تک نہیں۔

شیطان کو جتنا زیادہ ملتا ہے اس کی ہوس اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

امیر مکڑی ہے اور کاشتکار مکھی۔

شکل 3: مکڑی اور مکھی
ایک نامعلوم کندہ کاری (etching)

سرگرمی

واضح کیجیے کہ فنکار نے امیر کی تصویر کسی مکڑی کی حیثیت سے اور کاشتکار کی مکھی کی شکل میں کیوں کی ہے۔

تھے جو ٹیلے (Taille) کہلاتے تھے۔ اس کے علاوہ ان پر متعدد ایسے بالواسطہ ٹیکس بھی عائد تھے جو نمک اور تمباکو جیسی روزمرہ استعمال کی اشیاء پر عائد تھے۔ ٹیکسوں کے ذریعہ ریاستی سرگرمیوں پر پیسہ لگانے کا بوجھ صرف تیسرے ایسٹیٹ پر پڑتا تھا۔

1.1 بقا کے لیے جدوجہد

فرانس کی آبادی 1715 میں 23 ملین (2 کروڑ 30 لاکھ) سے بڑھ کر 1789 میں 28 ملین (2 کروڑ 80 لاکھ) ہوگئی تھی۔ نتیجے کے طور پر اناج کی مانگ پیداوار سے زیادہ بڑھ گئی۔ پاؤروٹی کی قیمت جو کہ اکثریت کی خاص خوراک تھی، بڑی تیزی سے بڑھ گئی۔ زیادہ تر کام کرنے والے مزدوروں کی حیثیت سے ایسے کارخانوں میں ملازم تھے جہاں مالک اجرت طے کرتے تھے۔ ان کی اجرتیں بڑھتی ہوئی قیمتوں کے مقابلے میں بہت کم تھیں اس لیے غریبوں اور امیروں کے درمیان فاصلہ بڑھتا گیا۔ حالات تب اور بدتر ہوجاتے جب سوکھے یا اولے کی مار سے پیداوار کم گرجاتی۔ اس سے گذر بسر کا بحران پیدا ہوجایا کرتا تھا۔ ایسے گزرانی بحران قدیم بادشاہت کے دوران فرانس میں کافی عام تھے۔

نئے الفاظ

گزرانی بحران۔ ایک ایسی سنگین صورت حال جہاں گزارے کے بھی لالے پڑ جائیں۔
نامعلوم۔ کسی نقاشی بنانے یا تصنیف کرنے والے کا نام معلوم نہ ہونے پر۔

شکل 4 گزرانی بحران کا راستہ

سرگرمی

نیچے دی گئی اصطلاحات میں سے خالی باکسوں کو بھریے۔

غذائی فسادات ، اناج کی کمی، اموات کی بڑھتی تعداد، بڑھتی غذائی قیمتیں، کمزور جماعتیں۔

1.3 اُبھرتے متوسط طبقہ نے مخصوص مراعات کے خاتمے کا تصور کیا

ماضی میں بھی کسانوں اور مزدوروں نے بڑھتے ٹیکسوں اور غذاء کی قلت کے خلاف بغاوتوں میں حصہ لیا تھا۔لیکن ان کے پاس سماجی اور معاشی تبدیلی کے بارے میں پورے پیمانے پر عمل درآمد کرنے کے لیے ذرائع اور پروگراموں کی کمی تھی۔ یہ کام تیسرے ایسٹیٹ میں موجود ان گروہوں نے کیا جن کو مال و دولت، تعلیم اور نئے خیالات تک رسائی حاصل تھی۔

اٹھارہویں صدی میں اس سماجی گروپ کا ظہور ہوا جس کو اصطلاحاً متوسط طبقہ کہا جاتا ہے۔اس طبقے نے سمندری تجارت کو بڑھایا اور اونی اور ریشمی کپڑوں جیسا مال تیار کر کے دولت کمائی۔ان چیزوں کی یا تو برآمد ہوتی تھی یا پھر ان کو سماج کے مالدار لوگ خریدتے تھے۔ سوداگروں اور اشیاء سازوں کے ساتھ ساتھ، تیسرے ایسٹیٹ میں وکیلوں اور انتظامی افسران جیسے پیشے بھی شامل تھے۔ یہ تمام لوگ تعلیم یافتہ تھے اور ان کا خیال تھا کہ سماج میں موجود کسی بھی گروپ کو اس کی پیدائش کی بنیاد پر مراعات حاصل نہیں ہونی چاہیئے۔اس کی بجائے کسی شخص کی سماجی حیثیت اس کی قابلیت پر منحصر ہونی چاہیئے۔ان خیالات نے آزادی، اور مساوات پر مبنی ایک ایسے سماج کا تصور دیا تھا جس کو لاک (Locke) اور روسو (Rousseau) جیسے فلسفیوں نے پیش کیا تھا۔

حکومت پر لکھے ہوئے اپنے دو رسالوں میں لاک نے بادشاہ کے الوہی اور اس کے قطعی اختیار کو مسترد کیا۔روسو نے اس خیال کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ایک ایسی طرز حکومت تجویز کی جو لوگوں اور ان کے نمائندوں کے درمیان معاہدہء عمرانی پر مبنی تھی۔دی اسپرٹ آف دی لاز (The spirit of the laws) میں مانٹسکیو نے مقنّنہ، عاملہ اور عدلیہ کے درمیان حکومت میں اختیارات کی تقسیم کی تجویز

رکھی۔ برطانیہ سے اپنی آزادی کے اعلان کے بعد جب تیرہ کالونیوں نے اپنی آزادی کا اعلان کیا تو یوایس اے نے اسی حکومت کا ماڈل نافذ کیا۔ امریکن آئین اور افراد کے حقوق کی گارنٹی فرانس میں سیاسی مفکرین کے لئے ایک اہم مثال تھی۔

اور ان خیالات پر قہوہ خانوں، سیلونوں میں کھل کر بحث ہوئی اور کتابوں اور اخباروں میں تذکرہ ہونے لگا۔ پڑھے لکھے لوگ ان کو ان لوگوں کے سامنے بہ آواز بلند پڑھ کر سناتے تھے جو ناخواندہ ہوتے تھے۔ ریاست کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے لوئی سولہویں کے مزید ٹیکس لادنے کی خبر سے مراعات کے نظام کے خلاف لوگوں میں غم و غصے اور احتجاج کی لہر دوڑ گئی۔

ماخذ A

1. جارج ڈانٹن (Georges Danton) جو بعد میں انقلابی سیاست کا ایک سرگرم ممبر بنا، جب اس نے اپنی تعلیم مکمل کی تھی اپنے ایک دوست کو اس سابقہ دور کو یاد کرتے ہوئے لکھا:

میں نے پلیسی (Plessis) کے رہائشی کالج میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہاں مجھے خاص لوگوں کی صحبت حاصل ہوئی۔ جب میں نے اپنی تعلیم مکمل کی تو میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں نے ملازمت تلاش کرنا شروع کردی۔ پیرس میں قائم قانونی عدالتوں میں ایسی ملازمت پانا ناممکن تھا۔ میرے لیے فوج میں ملازمت کا انتخاب بھی ممکن نہ تھا کیونکہ نہ تو میں پیدائشی طور سے امیر خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور نہ ہی میرا کوئی سرپرست تھا، چرچ بھی مجھ کو پناہ نہ دے سکا۔ میں کوئی عہدہ خرید بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ میری جیب میں ایک سُو (فرانسیسی پیسہ) تک نہیں تھا۔ میرے پرانے دوستوں نے بھی مُنھ موڑ لیا تھا... نظام نے ہمیں تعلیم تو دی تھی لیکن ہماری قابلیت کے استعمال کے موقع مہیا نہیں کرائے تھے۔

2. 1787 سے 1789 کے دوران ایک انگریز آرتھر ینگ (Arthur Young) نے فرانس کا سفر کیا اور اس نے اپنے سفر کا ایک تفصیلی حال لکھا۔ اس نے جو کچھ بھی دیکھا، اس پر وہ اکثر رائے زنی کرتا تھا:

جو شخص اپنی خدمت ایسے غلاموں سے کروانے کا فیصلہ کرتا ہے جن پر مظالم ہو چکے ہیں، تو اس کو یہ بخوبی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو ایسے حالات میں ڈال رہا ہے جو اُن حالات سے بالکل مختلف ہونگی جن میں اُس نے آزاد لوگوں کی خدمات لی ہوتیں اور ان سے بہتر برتاؤ کرتا۔ جو اپنے مظلوموں کی آہ سنتے ہوئے بھی دعوت اُڑانا پسند کرتے ہیں، انھیں فسادات کے دوران اپنی بیٹی کے اغوا کئے جانے یا اپنے بیٹے کا گلا ریتے جانے کا دکھڑا نہیں رونا چاہیے۔

سرگرمی

یہاں ینگ (Young) کیا پیغام پہنچانے کی کوشش کررہا ہے؟ جب وہ ''غلاموں'' کی بات کرتا ہے تو اس کا اشارہ کس کی طرف ہے؟ وہ کس پر تنقید کررہا ہے؟ وہ 1787 کی صورت حال میں کن خطرات کو محسوس کرتا ہے؟

2 انقلاب کی شروعات

لوئی سولہویں(Louis XVI) کو جن وجوہات سے ٹیکس بڑھانا پڑااس کے بارے میں آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں۔کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ اُس نے ایسا کیسے کیا ہوگا؟ نظام قدیم(Old Regime) کے فرانس میں، تنہا اپنی مرضی کے مطابق بادشاہ کوٹیکس عائد کرنے کے اختیارات نہیں تھے، بلکہ اس کی بجائے اس کو ایسٹیٹس جنرل (Estates General) مجلس عامہ کی ایک میٹنگ بلانی پڑتی تھی جو نئے ٹیکسوں کی تجاویز کومنظور کرتی تھی ایسٹیٹس جنرل (Estates General) ایک ایسی سیاسی مجلس تھی جس میں تینوں ایسٹیٹ اپنے نمائندے بھیجتے تھے۔تاہم بادشاہ یہ فیصلہ خود کرتا تھا کہ اس مجلس کی میٹنگ کب بلائی جائے۔ایسی میٹنگ آخری بار 1614 میں طلب کی گئی تھی۔

5 مئی 1789 کو لوئی سولہویں (Louis XVI) نے نئے ٹیکسوں کی تجاویز پاس کرنے کے لیے ایسٹیٹ جنرال کا اجلاس طلب کیا۔مندوبین کی میزبانی کے لیے ورسائے(Versailles) میں ایک شاندار ہال تیار یا کیا گیا۔ پہلے اور دوسرے ایسٹیٹ میں سے ہر ایک نے اپنے تین تین سو نمائندے بھیجے جو دو قطاروں میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ جب کہ تیسرے ایسٹیٹ کے 600 ممبران کو ان کے پیچھے کھڑا ہونا پڑا۔جیسا کہ آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں کہ تیسرے ایسٹیٹ کے نمائندے نسبتاً زیادہ خوش حال اور تعلیم یافتہ ممبران تھے۔کاشتکاروں، دستکاروں، اور خواتین کا داخلہ اس اجتماع میں ممنوع تھا۔تاہم ان کی پریشانیوں اور مطالبات کی ایک فہرست 40,000 خطوط کے اندر درج تھی جس کو نمائندے اپنے ہمراہ لائے تھے۔

ماضی میں اسٹیٹس جنرل (Estates General) میں ہر ایسٹیٹ کے لیے صرف ایک ووٹ کا اصول طے تھا۔اس بار بھی لوئی سولہویں (Louis XVI) کا اصرار تھا کہ اسی اصول پر عمل کیا جائے۔تاہم تیسرے ایسٹیٹ کے ممبران نے مطالبہ کیا کہ اب ووٹ دینے کا عمل پوری اسمبلی کے لیے ہونا چاہیے۔ جہاں ہر ممبر کا ایک ووٹ ہوگا۔ یہ وہ جمہوری اصول تھا جسے مثال کے طور پر روسو نے اپنی کتاب معاہدہ عمرانی (The Social Contract) میں پیش کیا تھا۔ جب بادشاہ نے اس تجویز کو مسترد کیا تو تیسرے ایسٹیٹ کے ممبران احتجاج کے طور پر اجلاس چھوڑ کر چلے گئے۔

تیسرے ایسٹیٹ کے نمائندے اپنے آپ کو پوری فرانسیسی قوم کا نمائندہ سمجھتے تھے۔ 20 جنوری کو یہ تمام ممبران ورسائے(Versailles) کے میدان میں واقع ایک انڈور ٹینس کورٹ (Indoor-tennis-court) کے ہال میں جمع ہوئے یہاں انہوں نے اپنے آپ کو ایک قومی اسمبلی ہونے کا دعوی کیا، اور یہ قسم کھائی کہ ان کی مجلس اس وقت تک برخاست نہیں ہوگی جب تک کہ وہ پورے فرانس کے لیے آئین کا مسودہ تیار نہ کرلیں جو بادشاہ کے اختیار کو محدود کردے گا۔ان کی رہنمائی میرابیو (Mirabeau) اور آبے سیئے (Abbe Sieyes) کر رہے تھے۔میرابیو (Mirabeau) کی پیدائش ایک امیر خاندان میں ہوئی تھی لیکن وہ خواہشمند تھا کہ فرانس کو اس جاگیردارانہ مراعات (Feudal Privilege)

چند اہم تاریخیں

1774: لوئی سولہواں فرانس کا بادشاہ بنا۔خالی خزانے اور نظام قدیم کے سماج کے اندر بڑھتی بے اطمینانی کا سامنا کیا۔

1789: طبقاتی منزل کا اجلاس، تیسرے طبقے نے قومی اسمبلی بنائی، بیسٹائل پر دھاوا بول دیا گیا، دیہی علاقوں میں کسانوں کی بغاوتیں۔

1791: تمام انسانوں کو بنیادی حقوق کی گارنٹی دینے کے لیے بادشاہ کے اختیارات محدود کرنے کے لیے آئین بنایا گیا۔

1792-93: فرانس جمہوریہ بنا۔بادشاہ کا سر قلم کر دیا گیا۔جیکوبین جمہوریہ کی بیخ کنی۔فرانس پر ہدایت کار جماعت کی حکومت۔

1804: نپولین فرانس کا شہنشاہ بنا، یورپ کے بڑے بڑے حصوں کا الحاق کیا۔

1815: واٹرلو کی جنگ میں نپولین کی ہار

سرگرمی

مرکز میں میز پر کھڑے اسمبلی کے صدر بیلی کی جانب ہتھیار اٹھا کر تیسرے طبقے کے نمائندے حلف لیتے ہوئے۔کیا آپ کے خیال میں اصل واقعہ کے دوران بیلی جمع ہوئے ڈپٹیوں کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑا ہوا ہوگا؟ ڈیوڈ کا بیلی کو اس طرح سے کھڑا کرنے کا کیا ارادہ رہا ہوگا؟ (شکل.5)

شکل5: ٹینس کورٹ میں حلف برداری
جیکوئس لوئی ڈیوڈ کی ایک بڑی پینٹنگ کے لیے ابتدائی خاکہ۔ اس پینٹنگ کو قومی اسمبلی میں لٹکانے کا ارادہ تھا۔

کے سماج سے چھٹکارا ملے۔ وہ ایک اخبار بھی شائع کرتا تھا۔ اس نے ورسائے میں اکٹھا بھیڑ کے سامنے زبردست تقریریں بھی کیں۔ آبے سیئے (Abbe Sieyes) نے جو اصلاً پادری تھا، ''تیسری اسٹیٹ کیا ہے'' نام کا ایک پُراثر پمفلٹ لکھا۔

جب کہ ایک طرف 'قومی اسمبلی' ورسائے (Versailles) میں نئے آئین کا مسودہ بنانے میں مشغول تھی تو بقیہ فرانس میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ کڑاکے کی سردی کا مطلب تھا خراب فصل، جس کے نتیجہ میں پاؤروٹی کی قیمت آسمان چھونے لگی۔ اکثر بیکری مالکوں نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ذخیرہ اندوزی شروع کردی۔ بیکری کے سامنے لائنوں میں گھنٹوں کھڑے رہنے کے بعد ناراض عورتوں کی بھیڑ نے دکانوں پر دھاوا بول دیا۔ اسی دوران بادشاہ نے قومی دستوں کو پیرس میں داخل ہونے کا حکم دے دیا، جس کے بعد 14 جولائی کو غصہ سے بپھری بھیڑ نے باستیل پر دھاوا بول دیا اور اس کو تباہ و برباد کرڈالا۔

دیہی علاقوں میں، گاؤں گاؤں میں افواہیں پھیل گئیں کہ جاگیر کے مالکوں (Lords of the manor) نے رہزنوں کو کرایے پر حاصل کرلیا ہے اور وہ تیار فصلوں کو تباہ و برباد کرنے کے لیے آرہے ہیں، کئی ضلعوں میں خوف زدہ ہوکر کاشتکاروں نے اپنی درانتی اور بیلچے جیسے اوزار اٹھالیے اور جاگیرداروں کے قلعوں پر ہلہ بول دیا۔ انہوں نے اناج کے ذخیرے لوٹ لیے اور لگان اور قرض سے متعلق ریکارڈ جلا کر راکھ کردیے۔ امراء کی ایک بڑی تعداد اپنی جاگیروں کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ان میں سے متعدد تو پڑوسی

شکل6: بڑے خوف کا پھیلنا
نقشہ دکھاتا ہے کہ کس طرح کسانوں کے گروہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیل گئے۔

نئے الفاظ

چیٹو (چیٹاکس): بادشاہ یا امراء کی شاہی رہائش گاہ یا قلعہ
منیر (گڑھی یا تعلقہ): لارڈ کی زمینوں اور اس کے محل پر مشتمل زمینی جائیداد

ملکوں میں ہجرت کر کے چلے گئے۔

باغی رعایا کی اس طاقت کو دیکھ کر آخر کار لوئی سولہویں (Louis XVI) نے 'قومی اسمبلی' کو تسلیم کر لیا اور اس اصول کو بھی مان لیا کہ آج کے بعد بادشاہ کے اختیار پر آئین کی پابندی عائد ہوگی۔ 4 اگست 1789 کی رات میں اسمبلی نے جاگیردارانہ نظام کی مراعات اور ٹیکسوں کو ختم کرنے کے لیے ایک فرمان جاری کیا۔ پادریوں کو بھی اپنی مراعات سے دست بردار ہونا پڑا۔ عشری ٹیکس کو بھی ختم کر دیا گیا اور چرچ کی زمینی ملکیت ضبط کر لی گئی، تاکہ مقبوضہ سرکاری اثاثہ جس کا اندازہ تقریباً 2 بلین لیورے (Livres) تھا، حکومت کی ملکیت بن جائے۔

شکل 7: 1791 کے آئین کے تحت سیاسی نظام۔

2.1: فرانس آئینی بادشاہت بن گیا

1791 میں 'قومی اسمبلی' نے آئین کا مسودہ مکمل کر لیا۔ بادشاہ کے اختیارات کو محدود کرنا اس کا بنیادی مقصد تھا۔ یہ اختیارات صرف ایک شخص کے ہاتھ میں مرکوز ہونے کی بجائے الگ کر دیے گئے اور ان کو قانون ساز، انتظامیہ، اور عدلیہ جیسے اداروں کو سونپا گیا۔ اس آئین کے مطابق فرانس میں آئینی بادشاہت قائم ہوگئی۔ شکل 7 میں یہ دکھایا گیا ہے کہ یہ نیا سیاسی نظام کس طرح کام کرتا تھا۔

1791 کے آئین نے قومی اسمبلی کو، جس کا انتخاب بالواسطہ (indirect) ہوتا تھا، قوانین بنانے کا اختیار

شکل 8: 'آدمی اور شہری کے حقوق کا اعلان' 1790 میں لی باربیئر کی پینٹنگ۔ دائیں جانب کی تصویر فرانس کی نمائندگی کرتی ہے جب کہ بائیں جانب قانونی تمثیل پیش کی گئی ہے۔

دیا تھا۔ یعنی شہری انتخاب کنندگان (electors) کا ایک گروپ چنتے تھے، جو پھر اسمبلی کا انتخاب کرتے تھے۔ سبھی شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ 25 سال سے زیادہ عمر والے صرف ایسے مردوں کو ہی فعال شہری (جنھیں ووٹ دینے کا حق تھا) کا درجہ دیا گیا، جو کم از کم تین دن کی مزدوری کے برابر ٹیکس کی رقم ادا کرتے تھے۔ بقیہ تمام مردوں اور عورتوں کی درجہ بندی مجھول (Passive) شہریوں میں ہوتی تھی۔ ووٹ دینے اور ممبر اسمبلی کی اہلیت کے لیے کسی شخص کا ٹیکس ادائیگی کرنے والوں کے بلند ترین زمرے میں آنا ضروری تھا۔

آئین کی ابتداء 'آدمی اور شہری کے حقوق کے اعلان' کے ساتھ ہوئی۔ زندہ رہنے کا حق، تقریر اور نظریاتی آزادی، قانون کے لیے برابری کو قدرتی اور 'نا قابل انتقال' (natural and enalienatble) بنایا گیا یعنی انسان کے اس پیدائشی حق کو چھینا نہیں جا سکتا تھا۔ شہریوں کے پیدائشی حقوق کا تحفظ ریاست کا فرض اولین تھا۔

ماخذ B

انقلابی نامہ نگار ژان پال مرات (Jean Paul-Marat) نے اپنے اخبار لامی دو پُپل (عوام کا دوست) نے قومی اسمبلی کے مسودے پر رائے زنی کی:

''لوگوں کی نمائندگی کا حق مالداروں کو دیا گیا ہے۔ غریب اور ستائے ہوئے لوگوں کے مسائل صرف پُر امن طریقوں سے حل نہیں ہوں گے۔ ہمارے پاس واضح ثبوت ہے کہ قانون پر دولت کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے باوجود قانون اسی وقت تک برقرار رہ سکتا ہے جب تک کہ لوگ انھیں مانیں گے۔ جس طرح انھوں نے اشرافیہ کے ذریعے لادے گئے جوئے کو اتار پھینکا ہے ایک دن وہی حشر وہ دیگر امیروں کا بھی کریں گے۔

ماخذ: اخبار لامی دو پُپل کا اقتباس

ماخذ C

1. آدمی آزاد پیدا ہوتے ہیں، آزاد رہتے ہیں اور سب کے حقوق مساوی ہیں۔
2. ہر سیاسی انجمن کا مقصد آدمی کے قدرتی نا قابل تنسیخ حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ حقوق ہیں: آزادی (حریت)، ملکیت، تحفظ اور ظلم کے خلاف مزاحمت۔
3. اقتدار اعلیٰ کا ذریعہ قوم میں تیار ہوتا ہے، کوئی بھی گروہ یا فرد ایسا اختیار اور اقتدار استعمال نہیں کر سکتا جو عوام سے نہ ملا ہو۔
4. آزادی میں وہ عمل شامل ہے جو دوسروں کے لیے ضرر رساں نہ ہو۔
5. قانون صرف اس کام کو کرنے سے روک سکتا ہے جو سماج کے لیے باعث تکلیف ہو۔
6. قانون منشائے عامّہ کا اظہار ہوتا ہے۔ تمام شہریوں کو ذاتی طور سے یا اپنے نمائندوں کے ذریعہ اس کے بنانے میں شرکت کا حق حاصل ہے۔ قانون کی نظر میں سبھی شہری برابر ہیں۔
7. کسی بھی شخص کو قانونی مقدمات سے ہٹ کر نہ تو الزام لگایا جا سکتا ہے، نہ گرفتار کیا جا سکتا ہے اور نہ حراست میں رکھا جا سکتا ہے۔
11. ہر شخص آزادانہ طور سے بول، لکھ اور چھاپ سکتا ہے۔ قانون کے ذریعہ طے شدہ مقدمات میں ہر شخص کو آزادی کے غلط استعمال کی ذمہ داری قبول کرنا چاہیئے۔
12. عوامی محافظ دستوں کو برقرار رکھنے اور انتظامیہ کے اخراجات کے لیے ٹیکس ناگزیر ہے۔ اس کا تعین مساویانہ طور سے تمام شہریوں کو حاصل وسائل کو مدّ نظر رکھ کر کرنا چاہیئے۔
17. چونکہ ملکیت ایک مقدس اور نا قابل انفساخ حق ہے، اس سے اس وقت تک محروم نہیں کیا جا سکتا ہے جب تک کہ اس کے لیے قانونی طور سے طے شدہ عوامی ضرورت نہ ہو۔ اس صورت میں ایک منصفانہ معاوضہ پیشگی دینا چاہیئے۔

سیاسی علامات کے مفہوم

اٹھارہویں صدی میں زیادہ تر لوگ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ اس لیے اہم خیالات کو ایک دوسرے تک پہنچانے کے لیے اکثر چھپے ہوئے الفاظ کی بجائے شبیہیں اور علامتیں استعمال کی جاتی تھیں۔ لے باربیئے (Le Barbier) کی پیش کردہ علامات حقوق کے اعلان کو عوام تک پہنچانے کے لیے استعمال ہوئیں، آیئے ان علامات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ٹوٹی ہوئی زنجیر: غلاموں کو بیڑیاں پہنانے کے لیے زنجیروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ٹوٹی ہوئی زنجیر آزاد ہونے کے عمل کی علامت ہے۔

چھڑیوں یا ڈنڈوں دستہ: ایک چھڑی کو توڑنا آسان ہے مگر ایک بنڈل کو توڑنا مشکل۔ اتحاد میں قوت ہے۔

ایک مثلث کے اندر روشنی بکھیرتی ہوئی آنکھ: چہار جانب دیکھنے والی آنکھ علم کی علامت ہے۔ سورج کی کرنیں جہالت کے بادلوں کو ہٹا دیں گی۔

عصائے شاہی: شاہی قوت کی علامت

سانپ اپنی دم کو کاٹتے ہوئے ایک حلقے کی صورت: ہمیشگی کی علامت، کیونکہ کسی حلقے کی نہ تو ابتدا ہے اور نہ انتہا۔

سرخ فرائیرین ٹوپی:

جس ٹوپی کو غلام آزاد ہونے پر پہنتے تھے۔

نیلا، سفید، سرخ:
فرانس کے قومی رنگ

پنکھ دار عورت: قانون کی تمثیل

قانون کی تختی: قانون سب کے لیے ایک ہی جیسا ہے اس کے سامنے سب برابر ہیں۔

سرگرمی

1. باکس 1 میں دی گئی علامتوں میں سے کون کون سی علامتیں آزادی، برابری اور اخوت کو ظاہر کرتی ہیں؟
2. صرف علامات کو پڑھ کر ''آدمی اور شہری کے حقوق کا اعلان'' نامی علامت کا مطلب واضح کیجیے۔
3. ان سیاسی حقوق کا موازنہ کیجیے جنہیں ماخذ C کی دفعات 1 اور 6 کے تحت شہریوں کو 1791 کے آئین نے عطا کیا۔ کیا دونوں دستاویزات میں یکسانیت موجود ہے؟ کیا دونوں دستاویزات میں ایک ہی نظریہ ہے؟
4. فرانسیسی سماج کے کس گروپ کو 1791 کے آئین سے فائدہ پہنچا؟ وہ کون سے گروپ تھے جن کے غیر مطمئن ہونے کا جواز تھا؟ مرات (Marat) نے ماخذ B میں مستقبل کے لیے کن باتوں کی پیشین گوئی کی تھی؟
5. تصور کیجیے کہ فرانس کے ان واقعات کا اثر ان پڑوسی ملکوں پر کیا ہوا ہوگا جہاں مطلق العنان بادشاہت (absolute monarchy) کا نظام تھا، مثلاً پرشا، آسٹریا، ہنگری، یا اسپین؟ یہاں پہنچنے والی خبروں کا بادشاہوں، تاجروں، کاشتکاروں، امراء یا پادریوں کی جماعت پر کیا ردعمل ہوا ہوگا؟

3 فرانس میں بادشاہت کا اختتام اور جمہوریت کا قیام

آنے والے برسوں میں فرانس کی صورت حال کافی کشیدہ رہی۔ اگرچہ لوئی سولہویں (Lousis XVI) نے آئین پر دستخط کر دیے تھے۔مگراس نے پرشا کے بادشاہ کے ساتھ خفیہ ساز باز شروع کر دی۔قرب وجوار میں واقع دوسرے ممالک کے حکمران بھی فرانس کے حالات سے متفکر تھے اور انھوں نے 1789 کی گرمیوں میں ہونے والے واقعات کو دبانے کے لیے اپنی فوج بھیجنے کا منصوبہ بنایا تھا۔مگراس سے پہلے کہ اس منصوبے پر عمل ہوتا قومی اسمبلی نے اپریل 1792 میں پرشا اور آسٹریا کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔فوج میں شامل ہونے کے لیے صوبوں سے ہزاروں رضا کاروں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ وہ اس جنگ کو پورے یوروپ میں حکمران بادشاہوں اور اشرافیہ کے خلاف عوامی جنگ تصور کر رہے تھے۔ وطن پرستی کے گانوں میں شاعر راجیٹ دی لائل (Roget del' lsle) کا لکھا ہوا گانا مارسیلے (Marseillaise) تھا۔ مارسیلیز کے رضا کار جب پیرس میں داخل ہوئے تو انہوں نے پہلی بار یہ گانا گایا تھا۔اسی لیے اس گانے کا نام ہی مارسیلے پڑ گیا۔اب مارسیلے فرانس کا قومی ترانہ ہے۔

ان انقلابی جنگوں کے نتیجہ میں عوام پر معاشی مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ مردوں کے میدانِ جنگ میں چلے جانے کے بعد خاندان کے افراد کی ذمہ داری عورتوں کے کندھوں پر آپڑی۔ آبادی کی ایک بڑی تعداد اس بات سے متفق تھی کہ انقلاب کو مزید آگے لے جانے کی ضرورت ہے کیونکہ 1791 کے آئین نے سیاسی حقوق صرف سماج کے مالدار طبقہ کو ہی دیے تھے۔تمام سیاسی کلب ان لوگوں کے لیے اجتماع کا مرکز بن گئے جو حکومت کی پالیسوں پر بحث کرنا چاہتے تھے اور اپنی کارروائیوں کا منصوبہ بنانا چاہتے تھے۔ان کلبوں میں کامیاب ترین کلب جیکوبنس (Jacobins) کا تھا جو پیرس میں واقع سابقہ کانونٹ سینٹ جیکب (St. Jacb) کے نام پر رکھا گیا تھا اور جواب سیاسی گروپوں کے اجتماع کی جگہ بن چکا تھا۔ان عورتوں نے بھی، جو اس پورے زمانہ میں سرگرم رہی تھیں، خود اپنے کلب قائم کیے۔اس باب کا حصہ 4 ان عورتوں کی سرگرمیوں اور مطالبات کے بارے میں آپ کو مزید معلومات فراہم کرے گا۔

جیکو بن (Jacobin) کلب کے ممبران کا تعلق خاص طور سے سماج کے کم خوش حال طبقوں سے تھا۔ان میں چھوٹے چھوٹے دوکاندار، جوتے ساز، پیسٹری بنانے والے، گھڑی ساز، چھپائی کرنے والے جیسے دستکار اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے لوگ شامل تھے۔میکسی ملین رابس پیئر (Maximilian Robespierre) ان سب کا رہنما تھا۔ان جیکو بن (Jacobin) کلب کے ممبران کی ایک بڑی تعداد نے ایسی دھاری دار پتلون پہننے کا فیصلہ کیا جس کو عموماً گودی مزدور پہنتے تھے۔اس کا مقصد ان کو سماج کے

شکل 9: ایک سانس کلوٹس (sans-culottes) جوڑا

نئے الفاظ

کانونٹ: ایک ایسی عمارت جو کسی فرقہ کی مذہبی زندگی کے لیے وقف کی گئی ہو۔

شکل 10: نانین والیس لبرٹی
یہ تصویر ایک خاتون مصور کے ذریعے بنائی گئی مصوری کا نایاب شاہکار ہے۔ انقلابی واقعات نے مصور کی حیثیت سے عورتوں کو تربیت دینے اور اپنے فن کی سیلون میں نمائش کرنے کو ممکن بنایا۔ یہ ایسی نمائش تھی جو ہر دو سال بعد ہوتی تھی۔ یہ پینٹنگ لبرٹی (آزادی) کی ایک نسوانی علامت ہے۔

سرگرمی

اس تصویر کو غور سے دیکھئے اور ان چیزوں کی شناخت کیجیے جن کو آپ نے دیکھا ہے۔ (مثلاً ٹوٹی ہوئی زنجیر، سرخ ٹوپی، چھڑیوں یا ڈنڈوں کا برچھی دار گٹھا حقوق کے اعلان کا منشور، اہرام مساوات کی علامت ہے۔ اس پینٹنگ کی تشریح ان علامات کے ذریعہ کیجیے۔ لبرٹی کی عورت کی شبیہ پر اپنے خیالات بیان کیجیے۔

فیشن زدہ طبقے سے الگ کرنا تھا، خاص طور سے امراء سے جو ایسے پاجامے پہنتے تھے جو گھٹنوں تک جاتے تھے۔ یہ اس اقتدار کو ختم کرنے کا اعلان تھا جو کہ مخصوص گھٹنوں تک پتلون پہننے والوں کا تھا۔ یہ جیکوبنس 'ساں کلاوت' کے نام سے مشہور ہوئے جس کے لفظی معنی ہیں بنا گھٹنے والے۔ ساں کلاوت مرد سرخ ٹوپی بھی پہنتے تھے جو آزادی اور حریت کی علامت تھی۔ تاہم عورتوں کو اس کی اجازت نہ تھی۔

1792 کی گرمیوں میں جیکوبنس نے پیرس کے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کے ذریعہ بغاوت کا منصوبہ بنایا جو اشیائے خوردنی کی قلت اور اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے ناراض تھے۔ 10 اگست کی صبح کو انھوں نے ٹیولیریز (Tuileries) کے محل پر دھاوا بول دیا، بادشاہ کے محافظوں کا قتل کیا اور کئی گھنٹے تک خود بادشاہ کو یرغمال بنالیا۔ بعد میں اسمبلی نے شاہی خاندان کے افراد کو قید میں ڈالنے کے حق میں ووٹ دیا۔ نئے انتخابات ہوئے اس کے بعد سے 21 سال سے اوپر تمام مردوں کو بلا لحاظ دولت ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔

اب نئی منتخب اسمبلی کا نام کنونشن (Convention) رکھا گیا۔ 21 ستمبر 1792 کو اس نے بادشاہت کو ختم کر دیا اور فرانس کے ایک جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جمہوریہ ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں عوام مل کر حکومت اور سربراہ حکومت کا انتخاب کرتے ہیں۔ جمہوریہ میں موروثی بادشاہت نہیں ہوتی۔ آپ چند ایسے ممالک کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ جہاں جمہوریت ہے، اور یہ کہ کب اور کیسے یہاں جمہوریت قائم ہوئی۔

عدالت نے لوئی سولھویں (Louis XVI) کو غداری کے الزام میں موت کی سزا سنائی۔ 21 جنوری 1793 کو اسے عوام کے سامنے پلیس ڈی لا کنکورڈ (Place de la Concorde) میں موت کی سزا دی گئی۔ اس کی تھوڑی ہی مدت بعد ملکہ میری اینٹونئیت (Marie Antoinette) کا بھی یہی حشر ہوا۔

3.1 خوف و ہراس کا دور

1793 سے 1794 تک کا زمانہ خوف و ہراس کا دور کہلاتا ہے۔ رابس پیئر (Robespierre) نے سخت کنٹرول اور سزا کی پالیسی پر عمل کیا۔ وہ تمام لوگ مثلاً سابقہ امراء سیاسی پارٹیوں کے دوسرے ممبران یہاں تک اس کی اپنی پارٹی کے ممبران جو اس سے اس کے طریقوں کے بارے میں متفق نہ تھے، جمہوریہ کے دشمن قرار دیے گئے اور وہ گرفتار کر لیے گئے، قید خانے میں ڈال دیے گئے اور اس کے بعد انقلابی عدالت میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اگر عدالت نے ان کو قصوروار تسلیم کیا تو ان کو گلوٹن کے ذریعہ گردن اڑا دی جاتی تھی۔ گلوٹن گردن اڑانے کی ایک ایسی ترکیب تھی جس میں دو کھمبوں کے درمیان لٹکتے آرے والی مشین تھی جس کی مدد سے کسی شخص کی گردن اڑائی جاتی تھی۔ اس کا نام اس کے موجد ڈاکٹر گلوٹن (Dr. Guillotine) کے نام پر رکھا گیا تھا۔

رابس پیئر کی حکومت نے ایسے قوانین جاری کیے جن میں اجرتوں اور قیمتوں کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی۔ گوشت اور پاؤروٹی پر راشن ہو گیا۔ کسانوں کو اپنا اناج شہروں میں لے جانے اور حکومت کی مقررہ قیمتوں پر فروخت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ زیادہ قیمتی سفید آٹے کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ شرط رکھ دی گئی کہ تمام شہری "Pain d' egalite" (ایک ہی طرح کی روٹی) جو چوکر دار گیہوں کے آٹے سے بنی ہو کھائیں، بات کے انداز اور تخاطب کے طریقوں میں بھی مساوات پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ روایتی طرز تخاطب میں مون سیور (Monsieur) یعنی جناب اور مادام (Madame) کے بجائے تمام فرانسیسی مرد (Citoyen) اور خاتون شہری سیتو وائن (Citoyene) کہلائے جانے لگے۔ تمام گرجے بند کر دیے گئے اور ان کی عمارتوں کو بیرکوں یا دفتروں میں تبدیل کر دیا گیا۔

رابس پیئر نے اپنی پالیسی پر عمل اس سختی سے کیا کہ اس کے مددگاروں نے بھی اعتدال پسندی کا مطالبہ شروع کر دیا۔ آخر کار جولائی 1794 میں ایک عدالت میں اس پر مقدمہ چلا، اس کو گرفتار کر لیا گیا اور اگلے ہی دن گلوٹن (guillotine) سے اس کی گردن اڑا دی گئی۔

سرگرمی

ڈسمولنس (Desmoulins) اور رابس پیئر (Robespierre) کے نظریات کا موازنہ کیجیے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک ریاستی طاقت کو کس طرح استعمال کرنا چاہتا تھا۔ ''استبداد کے خلاف آزادی کی جنگ'' سے رابس پیئر (Robespierre) کا کیا مطلب تھا؟ ڈسمولنس (Desmoulins) آزادی سے کیا مراد لیتا تھا؟ ایک بار پھر ماخذ C دیکھئے افراد کے حقوق پر آئینی قوانین (Constitutional Laws) کا کیا کہنا ہے؟ اپنے نظریات پر کلاس میں بحث کیجیے۔

نئے الفاظ

ٹریز — اپنے ملک یا حکومت سے بغاوت

ماخذ D

آزادی کیا ہے؟ دو مختلف نظریات:

انقلابی صحافی کیمیل ڈسمولنس (Camille Desmoulins) نے 1793 میں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصے بعد، خوف و ہراس کے دور میں اس کو قتل کر دیا گیا:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آزادی ایک بچے کی طرح ہے جس کو عمر کی پختگی کی مدت سے پہلے منظم ہونے کے مرحلے سے گزارنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس آزادی ایک خوشی ہے، سب کے لیے مساوات اور انصاف ہے۔ یہی حقوق کا اعلان ہے آپ اپنے تمام دشمنوں کا گلا کاٹ کر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے اس سے زیادہ بے عقلی کا کام ہوتے سنا ہے؟ کیا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں مزید دس دشمن بنائے بغیر کسی ایک شخص کو پھانسی کے تختہ پر لے جانا ممکن ہوگا؟

7 فروری 1794 کو رابس پیئر (Robespierre) نے کنونشن میں تقریر کی جس کو اس وقت کے اخبار لا مینیٹر یونیورسیل (Le Moniteur Universel) میں شائع کیا گیا۔ اسی تقریر کا اقتباس یہاں دیا جا رہا ہے:

جمہوریت کے قیام اور استحکام کے لیے دستوری قوانین پر امن طریقہ سے نافذ کرنے کے لیے ہم کو پہلے استبداد کے خلاف آزادی کی جنگ کو ختم کرنا ہوگا۔ ہم کو اپنے ملک میں چھپے اور دوسرے ممالک میں موجود جمہوریت کے دشمنوں کو مٹانا چاہیے ورنہ ہم برباد ہو جائیں گے۔ انقلاب کے زمانے میں ایک جمہوری حکومت خوف و ہراس پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ خوف و ہراس کچھ بھی نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک ایسا انصاف ہے جو تیز سخت اور بے لوچ ہے اور جس کو پدر وطن (Fatherland) کی فوری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ خوف و ہراس کے ذریعہ آزادی کے دشمنوں کو کم کرنا کسی بھی جمہوریت کے بانی کا حق ہے۔

شکل 11: انقلابی حکومت نے مختلف ذرائع سے اپنے عوام کی وفاداری حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ان میں اس طرح کے تہواروں کا انعقاد بھی شامل تھا۔ کلاسیکی آثار قدیمہ مثلاً یونان اور روم کی تہذیبوں سے لی گئی علامتوں کا استعمال تاریخی تقدس کو ظاہر کرنے کے لیے تھا۔ یہاں بلندی پر بنے چبوترے پر جو کلاسکی ستون ہیں وہ ایسی زوال پذیر چیزوں سے بنے ہیں کہ جن کو مسمار (Dismantle) کیا جا سکتا تھا۔ تصویر دیکھ کر لوگوں کے گروہوں ان کے کپڑوں ان کے کردار اور اعمال کو بیان کیجیے۔ یہ تصویر ایک انقلابی تہوار کی کس نوعیت کو بیان کرتی ہے؟

3.2: فرانس پر ڈائریکٹری کی حکومت

جیکوبن (Jacobin) حکومت کے زوال کے سبب دولت مند متوسط طبقات کو اقتدار پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک نیا آئین نافذ کیا گیا جس نے آبادی کے غیر دولت مند متوسط طبقات سے ووٹ دینے کا حق چھین لیا۔ اس کے مطابق دو منتخبہ قانون ساز کونسلوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے بعد ان کونسلوں نے ایک مجلس منتظمہ کا تقرر کیا، جو پانچ ممبران پر مشتمل ایک انتظامیہ ڈائریکٹری کی حیثیت رکھتا تھا۔ جیسا کہ جیکوبن حکومت کے تحت تھا، یہ یک فردی عاملہ میں اقتدار کی مرکزیت کے خلاف ایک تحفظ کے طور پر تھی۔ تاہم یہ ڈائریکٹرز اکثر قانون ساز کونسلوں سے ٹکرا جاتے تھے جس نے ان کو برخاست کرنے کی کوشش کی۔ اس ڈائریکٹری کے غیر استحکام نے فوجی تانا شاہ نپولین بونا پارٹ کے عروج کے لیے راستہ ہموار کر دیا۔

طرز حکومت میں ان تمام تبدیلیوں کے ذریعہ آزادی کا نصب العین، قانون کی نظر میں مساوات اور اخوت ایسے روح پھونکنے والے نصب العین تھے جنھوں نے اگلی صدی کے دوران فرانس اور یوروپ کی سیاسی تحریکوں کو پروان چڑھایا۔

4 کیا عورتوں کے لیے بھی انقلاب آیا؟

شکل12: ورسائے کی جانب بڑھتی پیرس کی عورتیں۔ یہ پینٹنگ 5 اکتوبر 1789 کے واقعات کی بہت سی تصویروں میں سے ایک ہے اُس دن عورتیں ورسائے جاکر بادشاہ کو پیرس واپس لے کرلوٹی تھیں۔

شروع ہی سے عورتیں نے ان تمام معاملات میں حصہ لیا جن کی وجہ سے فرانس میں اہم تبدیلیاں رونما ہوسکیں۔ ان کو امید تھی کہ ان کی شرکت سے انقلابی حکومت پر وہ دباؤ بڑھ سکتا ہے جس سے ان کی طرز زندگی بہتر ہوجائے۔ تیسرے ایسٹیٹ (estate) کی زیادہ تر عورتیں اپنی روزی کی خاطر کام کر رہی تھیں۔ وہ کپڑے دھونے، کپڑے سینے، پھل، پھول اور ترکاری بیچنے کا کام کرتی تھیں، یا گھروں میں ملازمہ ہوتی تھیں۔ زیادہ تر عورتوں کے پاس نہ تو تعلیم ہوتی تھی اور نہ کاروبار کی ٹریننگ ہوتی تھی صرف امراء اور تیسرے ایسٹیٹ (estate) کے دولت مند گھرانوں کی بیٹیاں ہی کانونٹ میں تعلیم حاصل کرسکتی تھیں، اور اس تعلیم کے بعد ان کی طے کی ہوئی شادیاں کردی جاتی تھیں۔ مگر کام کرنے والی عورتیں اپنے گھریلو کام، مثلاً کھانا پکانا، پانی بھرنا، پاؤروٹی خریدنے کے لیے لائن میں کھڑے رہنا، انجام دیتی تھیں، اور ساتھ ہی ساتھ بچوں کی پرورش بھی کرنا ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ ان کو مردوں کے مقابلے میں کم اجرت ملتی تھی۔

اپنے مسائل پر بحث اور اپنے مفادات پر بحث کرنے اور ان کے حق میں آواز اٹھانے کے لیے عورتوں نے بھی اپنے سیاسی کلب اور اخبار شروع کیے۔ مختلف فرانسیسی شہروں میں خواتین کے تقریباً ساٹھ کلب قائم ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کلب 'دی سوسائٹی آف ریولیوشنری اینڈ ریپبلکن

سرگرمی

اس تصویر 12 میں پیش کیے گئے اشخاص کو ان کی حرکات، ان کے انداز اور ان اشیاء کو بیان کیجیے جو وہ اپنے ساتھ لے جارہے ہیں۔ تصویر پر دھیان سے نظر ڈالیے اور بتائیے کہ آیا وہ ایک ہی جیسے سماجی گروپ سے آئے ہیں آرٹسٹ نے اس شعبہ میں کون سی علامات شامل کی ہیں، وہ کس بات کی ترجمانی کرتی ہیں؟ کیا عورتوں کی حرکات روایتی نظریات سے مطابقت رکھتی ہیں کہ ان کو عوامی مقامات پر کیسا کردار پیش کرنا چاہیے؟ کیا آپ کے خیال میں آرٹسٹ ہمدردی رکھتا ہے یا ان کی تنقید کررہا ہے؟ اپنے نظریات پر کلاس میں بحث کیجیے۔

ویمن' تھا ان کے مطالبات میں مردوں کے برابر ایک جیسے سیاسی حقوق کا مطالبہ اہم تھا۔ وہ اس بات سے غیر مطمئن تھیں 1791 کے آئین نے تو ان کو بس مجہول شہریوں کے زمرے میں شمار کیا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ان کو اسمبلی میں چنے جانے اور سیاسی عہدہ حاصل کرنے کے حقوق حاصل ہوں۔ ان کا خیال تھا کہ صرف اسی صورت میں نئی حکومت کے اندر ان کے مفادات کی نمائندگی ہوسکتی ہے۔

ابتدائی برسوں میں انقلابی حکومت نے ایسے قوانین ضرور نافذ کیے جن سے عورتوں کی زندگی میں بہتری کی امید پیدا ہوئی۔ سرکاری اسکول شروع ہونے کے ساتھ تمام لڑکیوں کے لیے تعلیم لازم کردی گئی والدین اپنی لڑکیوں کی شادی ان کی مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے تھے۔ شادی کو آزادانہ معاہدہ قرار دیا گیا اور اس کو سِوِل قانون کے تحت درج کرانا لازمی کر دیا گیا۔ اب طلاق قانونی کر دی گئی جس کے لیے مرد اور عورت دونوں درخواست کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ اب عورتوں کو ملازمت کی تربیت دی جاسکتی تھی۔ وہ آرٹسٹ بن سکتی تھیں یا چھوٹی موٹی تجارت بھی کر سکتی تھیں۔

تاہم مساوی سیاسی حقوق کے لیے عورتوں کی جدوجہد جاری رہی۔ خوف وہراس کے دور میں نئی حکومت نے عورتوں کے کلب بند کرتے ہوئے اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کو ممنوع قرار دیتے ہوئے قوانین جاری کیے۔ متعدد نامور عورتیں گرفتار ہوئیں اور ان میں سے متعدد کو موت کی سزا ہوئی۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں ووٹ دینے کے حقوق اور مساوی اجرتوں کے مطالبہ کے لیے عورتوں کی تحریکات جاری رہیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں اور بیسویں صدی کی ابتداء میں ایک بین الاقوامی حق رائے دہندگی کی تحریک کے ذریعہ ووٹ دینے کے لیے جنگ جاری رہی۔ انقلابی سالوں کے دوران فرانسیسی عورتوں کی سیاسی سرگرمیوں کی مثال ایک جوشیلی یادگار کے طور پر زندہ رکھی گئی۔ آخر کار 1946 میں جا کر فرانس میں عورتوں کو بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔

ماخذ E

ایک انقلابی عورت کی زندگی-اولمپ دے گوز (Olympe de Gouges) (1748-1793)

انقلابی فرانس کے اندر سیاسی طور سے سرگرم عورتوں میں سے ایک تھی۔ اس نے آئین اور آدمی اور شہری کے حقوق انسانی کے اعلان نامے کے خلاف احتجاج کیا تھا کیونکہ اس میں عورتوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اسی لیے اس نے 1791 میں ''عورتوں اور شہری کے حقوق کا اعلان'' تیار کیا جس میں اس نے ملکہ اور قومی اسمبلی کے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے اس اعلان پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ 1793 میں اولمپ دے گوز نے عورتوں کے کلبوں کو زور زبردستی بند کرنے کے لیے جیکوبن حکومت پر تنقید کی۔ قومی اسمبلی نے اس پر مقدمہ چلایا جس نے اس پر غداری کا الزام لگایا۔ اس کے بعد جلد ہی اس کو سزائے موت دی گئی۔

ماخذ F

اولمپ دے گوز کے اعلان میں تحریر کیے گئے چند بنیادی حقوق:

1. عورت آزاد پیدا ہوتی ہے اور حقوق میں مردوں کے برابر ہے۔
2. عورت اور مرد کے قدرتی حقوق کا تحفظ سیاسی انجمن کا مقصد ہے آزادی، ملکیت، تحفظ اور ان سب سے بالاتر استبداد کے خلاف مدافعت ایسے حقوق ہیں۔
3. کل اقتدار اعلیٰ کا منبع قوم کے اندر نہاں ہے جو عورت اور مرد کے اتحاد کے سوا کچھ بھی نہیں۔
4. قانون کو منشائے عامہ کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اس کی (قانون کی) تشکیل میں ذاتی طور سے یا اپنے نمائندوں کے ذریعہ تمام شہریوں کو رائے زنی کا حق ہونا چاہیئے۔ اپنی اہلیتوں کے مطابق اپنی صلاحیت کے علاوہ کسی دوسرے امتیاز کے بغیر تمام عورت اور مرد شہریوں کو مساویانہ طور سے احترام اور عوامی ملازمت کا اہل ہونا چاہیئے۔
5. کوئی عورت مستثنٰی نہیں ہے، اس پر الزام لگایا جا سکتا ہے، گرفتاری ہو سکتی ہے اور قانون کے ذریعہ طے شدہ مقدمات کے دوران حراست میں رکھی جاتی ہے۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی اس سخت گیر قانون کو تسلیم کریں۔

شکل 13: ڈبل روٹی کی دوکان کے سامنے قطار میں کھڑی عورتیں

سرگرمی

شکل 13 میں خود کو ایک عورت تصور کیجیے شومت (Chaumette) ماخذ G کے ذریعہ پیش کیے گئے دلائل کا جواب دیں۔

سرگرمی

اولمپ دے گوز کے ذریعے تیار کیا گیا اعلان نامہ (ماخذ F) کا موازنہ ''مرد اور شہری حقوق کا اعلان'' (ماخذ C) سے کریں۔

ماخذ: G

1793 میں جیکو بن سیاست داں شومت نے (Chaumette) عورتوں کے کلبوں کو بند کرنے کے فیصلے کو صحیح قرار دیا:

کیا قدرت نے مردوں کو گھریلو ذمہ داریاں سونپی ہیں؟ کیا قدرت نے بچوں کو دودھ پلانے کے لیے ہم کو اپنی چھاتیاں دی ہیں؟ نہیں

قدرت نے آدمی سے کہا:

مرد بنو، شکار، زراعت، سیاسی ذمے داریاں: یہی تمہارا راج پاٹ ہے۔ قدرت نے عورت سے کہا:

عورت بنو.....گھر بار کی ذمے داریاں، ماں بننے کی میٹھی ذمے داریاں یہ تمہارے کام ہیں۔

بے شرم ہیں وہ عورتیں جو مرد بننا چاہتی ہیں۔ کیا فرائض کا مناسب بٹوارہ پہلے ہی نہیں ہو چکا ہے۔

5 غلامی کا انسداد

فرانسیسی نوآبادیات میں جیکوبن حکومت کی سب سے بڑی انقلابی اصلاحات میں غلامی کا انسداد تھا۔ کیریبیائی نوآبادیات، مارٹی نیک، گواڈیلوپ اور سان ڈومینگو تمباکو، نیل، چینی اور کافی جیسی اشیاء کے اہم سپلائر تھے۔ دور دراز علاقوں اور انجان سرزمینوں پر یوروپی باشندوں میں کام کرنے کے تامل کا مطلب شجر کاری میں مزدوروں کی کمی تھی۔ اسی لیے یہ مسئلہ یوروپ افریقہ اور دونوں امریکاؤں (شمالی اور جنوبی) میں غلاموں کی سہ طرفہ تجارت سے حل کیا گیا۔ غلاموں کی تجارت کی ابتدا سترہویں صدی سے ہوئی تھی۔ بوردے یا نانتے کی بندرگاہوں سے فرانسیسی تاجر افریقی ساحل تک سمندری سفر کرتے تھے جہاں وہ مقامی سرداروں سے غلام خریدتے تھے۔ دغے ہوئے اور پابہ زنجیر غلام جہاز میں ٹھوس دیے جاتے تھے۔ جو بحر اوقیانوس کے پار بحیرہ کریبن تک تین ماہ کا طویل سمندری سفر کرتے تھے وہاں یہ شجر کار مالکوں کے ہاتھ فروخت کیے جاتے تھے۔ غلاموں کی محنت کے استحصال نے یوروپین بازاروں کے اندر چینی، کافی اور نیل کی بڑھتی ہوئی مانگوں کو پورا کرنے کا اہل بنا دیا۔ بوردے یا نانتے جیسے بندرگاہی شہروں کی معاشی خوش حالی اسی پھلتی پھولتی غلاموں کی تجارت کی رہین منت تھی۔

پوری اٹھارہویں صدی کے دوران فرانس میں غلامی کے خلاف تنقید کا فقدان تھا۔ قومی اسمبلی میں اس موضوع پر طویل مباحثے جاری رہے کہ آیا آدمی کے بنیادی حقوق کو تمام فرانسیسی رعایا تک بشمول وہ رعایا جو کہ نوآبادیات میں رہتی تھی بڑھایا نہیں جائے؟ لیکن قومی اسمبلی نے قوانین اس خوف سے پاس نہیں کیے، مبادا وہ تاجر طبقہ جو غلاموں کی تجارت سے کمائی ہوئی آمدنی پر منحصر تھا، مخالفت پر آمادہ نہ ہو جائے۔ آخر کار 1794 میں منعقد ہونے والے اجلاس میں سمندر پار فرانسیسی مقبوضات میں تمام غلاموں کو آزاد کرنے کا قانون بنایا گیا۔ لیکن یہ اقدام نہایت مختصر سی مدت تک رہا کیونکہ اس کے دس سال بعد نپولین نے غلامی کا رواج دوبارہ شروع کر دیا۔ شجر کار مالکوں کو اپنے معاشی مفادات کو پورا کرنے کے لیے افریقی نیگروؤں کو غلام بنانے کی آزادی مل گئی۔ آخر کار 1848 میں تمام فرانسیسی نوآبادیات سے غلامی کا رواج مٹا دیا گیا۔

شکل 14: غلاموں کی نجات

1794 کا یہ نقش غلاموں کی نجات کو پیش کرتا ہے۔ اوپر کی جانب ترنگے جھنڈے میں ایک نعرہ درج ہے: آدمی کے حقوق۔ نیچے کی جانب تحریر ہے: غلاموں کی آزادی۔ ایک فرانسیسی عورت افریقی اور امریکی انڈین غلاموں کو پہننے کے لیے یوروپی کپڑے دیتے ہوئے 'مہذب' بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

سرگرمی

شکل 14 کے بارے میں اپنا خیال لکھیے۔ زمین پر پڑی اشیا کو بیان کیجیے۔ یہ کس چیز کی علامت پیش کرتی ہیں؟ غیر یوروپی غلاموں کے تحت یہ تصویر کیا نظریہ پیش کرتی ہے۔

نئے الفاظ

نیگرو: سہارا ریگستان کے جنوب میں افریقہ کے مقامی لوگوں کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاح یہ ایک تحقیر آمیز اصطلاح ہے جو اب عام طور سے استعمال نہیں ہوتی۔

6 انقلاب اور روزمرہ زندگی

کیا سیاست لوگوں کے طرز لباس، بولی جانے والی زبان یا پڑھی جانے والی کتابوں کو بدل سکتی ہے؟ فرانس میں 1789 کے بعد آنے والے برسوں میں، مردوں، عورتوں اور بچوں کی زندگیوں میں ایسی متعدد تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ انقلابی حکومتوں نے ایسے قوانین پاس کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر ڈالی جو آزادی اور مساوات کے اصول روزمرہ زندگی میں داخل کریں۔

1789 کی گرمیوں کے موسم میں باستیل پر دھاوا بولنے کے فوراً بعد اہم قانون احتساب (سنسرشپ) کو مٹانا تھا۔ پرانی حکومت میں تمام تحریری مواد اور ثقافتی سرگرمیوں، کتابوں، اخباروں، ڈراموں کی اشاعت یا پیش کش صرف اسی صورت میں ممکن تھی جب کہ بادشاہ کے محتسب ان کی منظوری دے دیں۔ اب 'آدمی اور شہری کے حقوق کے اعلان' نے تحریر وتقریر اور اظہار کی آزادی کو ایک قدرتی حق بنا دیا۔ اخبار، پمفلٹ، کتابچے، کتابوں اور چھپی ہوئی تصاویر کا فرانس کے شہروں میں سیلاب آ گیا جہاں سے وہ بڑی تیزی سے دیہی علاقوں میں جا پہنچیں۔ ملک کے تمام لوگوں نے فرانس میں ہو رہے واقعات اور آئی تبدیلیوں کے بارے میں بحث کرنا اور بات چیت کرنا شروع کیا۔ پریس کی آزادی کا یہ مطلب بھی تھا کہ اختلافی نظریات اور واقعات پر اظہار خیال ہو سکتا تھا۔ ہر مکتب خیال نے چھپے ہوئے مواد کے ذریعہ دوسروں کو اپنے خیالات سے مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ ڈراموں، گانوں اور تہواری جلوسوں نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنی جانب مائل کیا۔ یہ ایک ایسا طریقہ تھا جس سے عوام آزادی اور انصاف جیسے نظریات کو سمجھ اور پہچان سکتے تھے۔ جن کو سیاسی فلسفیوں نے اپنی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیا تھا جس کو صرف چند تعلیم یافتہ لوگ ہی پڑھ سکتے تھے۔

سرگرمی

اس تصویر کا حال اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ وہ کون سی شبیہیں ہیں جن کو آرٹسٹ نے مندرجہ ذیل نظریات کی ترسیل کے لیے استعمال کیا ہے:

لالچ، مساوات، انصاف، ریاست کے ذریعے چرچ کے اثاثوں کا استعمال۔

شکل 15: حب الوطن موٹاپا گھٹانے کی پریس

1790 کا نامعلوم مصور نقش انصاف کے نظریے کو عملی شکل میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے۔

شکل 16: لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ماراٹ

یہ پینٹنگ لوئی لیوپولڈ بوائیلی کی ہے۔اس باب میں ماراٹ(Marat) کے بارے میں آپ نے جو پڑھا ہے اسے یاد کریں۔اس کے اردگرد موجود منظر کو بیان کریں اوراس کی بے پناہ مقبولیت کو بیان کریں۔کسی سیلون میں آنے والے مختلف ناظرین پر اس پینٹنگ کا کیا اثر ہوتا ہوگا۔

نتیجہ

1804 میں نپولین نے فرانس کے شہنشاہ کی حیثیت سے اپنی تاج پوشی کی۔وہ پڑوسی یورپی ممالک کی فتح پر نکل پڑا، خاندانوں کو بے دخل کیا، چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں بنائیں جن کو اپنے خاندان کے لوگوں کے تحت کر دیا۔نپولین یوروپ کو جدید بنانا چاہتا تھا۔اس نے جائیداد کا تحفظ اور عشری نظام کے ناپ تول کے لیے یکساں ضابطے بنائے۔ابتدا میں لوگوں نے اس کو ایک ایسا نجات دہندہ سمجھ لیا جو لوگوں کے لیے آزادی لائے گا لیکن جلد ہی نپولین کی افواج کو حملہ آور کی شکل میں دیکھا جانے لگا۔آخر کار 1815 میں وہ واٹرلو کی جنگ میں ہار گیا۔اس کے متعدد ایسے اقدامات جنھوں نے یوروپ کے دوسرے حصوں میں آزادی اور جدید قوانین کے انقلابی خیالات کو پھیلایا، نپولین کے جانے کے بعد بھی طویل مدت تک لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کرتے رہے۔

آزادی اور جمہوری حقوق کے خیالات فرانسیسی انقلاب کی اہم ترین میراث تھے۔یہ انیسویں صدی کے زمانے میں فرانس سے یوروپ کے دوسرے حصوں میں پھیل گئے جس کی وجہ سے جاگیر دارانہ نظام کی بیخ کنی ہوئی۔نوآبادیاتی سماجوں نے ایک مقتدر قومی ریاست کے قیام اور اپنی

شکل 17: نپولین کوہ آلپس پار کرتے ہوئے۔ڈیوڈ کی پینٹنگ۔

تحریکوں سے غلامی سے آزادی کے تصور کو نیا مفہوم عطا کیا۔ٹیپو سلطان اور راجا رام موہن رائے انقلابی فرانس میں پیدا ہونے والے خیالات سے ترغیب لینے کی مثال تھے۔

باکس 2

راجا رام موہن رائے ان لوگوں میں سے تھے جن کو اس وقت یورپ میں پھیلے نئے خیالات سے تحریک حاصل ہوئی تھی۔فرانسیسی انقلاب اور بعد میں جولائی انقلاب نے ان کے تخیل میں نئی روح پھونکی۔

جب آپ نے 1830 میں فرانس کے اندر جولائی انقلاب کے بارے میں سنا تو کسی اور چیز سے متعلق بات کرنے کو تیار ہی نہیں ہوئے۔اگر چہ وہ ان دنوں لنگڑا کر چلتے تھے۔وہ انگلینڈ جاتے وقت کیپ ٹاؤن میں جنگی بحری جہاز کا معائنہ کرنے پر بضد تھے جس پر انقلابی ترنگا لہرا رہا تھا۔

''بنگال کی نشاۃ الثانیہ 1946 پر نوٹ'' سوسوبھان سرکار

سرگرمیاں

1. اس باب میں آپ نے جن انقلابی رہنماؤں کے بارے میں پڑھا ہے، ان میں سے کسی ایک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔اس کی مختصر سوانح لکھیے۔
2. فرانسیسی انقلاب کے دوران ایسے اخبارات منظر عام پر آئے جن میں ہر دن اور ہر ہفتے کے واقعات کا بیان ہوتا تھا۔کسی ایک واقعہ کے بارے میں معلومات اور تصاویر جمع کیجیے اور ایک اخباری آرٹیکل لکھیے۔آپ میرابیو، اولمپ دی گوز، رابس پیئر جیسی اہم شخصیات سے ایک تخیلی انٹرویو بھی کر سکتے ہیں۔دو یا تین گروپ بنا کر کام کیجیے۔فرانسیسی انقلاب پر ہر گروپ دیواری اخبار بنا کر بورڈ پر لٹکائیں۔

سوالات

1. وہ حالات بیان کیجیے جن کی وجہ سے فرانس میں انقلابی احتجاج پھیلتا گیا۔
2. فرانسیسی سماج کے کون سے گروپوں کو اِنقلاب سے فائدہ پہنچا؟ کون سے گروپوں کو اقتدار سے دست بردار ہونے کے لیے مجبور کیا گیا؟ سماج کے کون سے طبقات کو انقلاب کے بعد نا اُمیدی کا سامنا کرنا پڑتا؟
3. اُنیسویں اور بیسویں صدیوں کے دوران دنیا کی اقوام کے لیے فرانسیسی انقلاب کی میراث بیان کیجیے۔
4. اُن جمہوری حقوق کی ایک فہرست بنائیے جو ہم کو آج بھی حاصل ہیں اور جن کی ابتدا فرانسیسی انقلاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔
5. کیا آپ اس نظریے سے اتفاق کریں گے کہ عالمگیر حقوق کا پیغام متعدد اختلافات کی موجودگی میں دیا گیا تھا؟
6. آپ نپولین کے عروج کی وضاحت کس طرح کریں گے؟